سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: تعارف اور خصوصیات

حاصلاتِ تعلّم

اس سورۂ مبارکہ کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1- تلاوتِ قرآن مجید کے آداب پر عمل کر سکیں۔	2- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کا تعارف کروا سکیں۔
3- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے مرکزی مضامین اخذ کر سکیں۔	4- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کا بامحاورہ ترجمہ کر سکیں اور اس کا فہم حاصل کر سکیں۔
5- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی امتحان کے لیے منتخب آیات کا بامحاورہ ترجمہ سیکھ کر جائزہ کے قابل ہو سکیں۔	
6- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے منتخب الفاظ کے معانی جان سکیں۔	7- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ میں مذکور قرآنی دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔

سوال 1: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کا تعارف

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ قرآن کریم کی ترتیب کے اعتبار سے دوسری اور سب سے لمبی سورت ہے۔ اس میں کل دو سو چھیاسی (286) آیات او چالیس (40) رکوع ہیں۔ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کا آغاز حروفِ مقطعات سے ہوتا ہے۔ حروفِ مقطعات قرآن مجید کی کچھ سورتوں کے شروع میں آ والے وہ حروف ہیں جن کے معانی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

وجہ تسمیہ

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیات سرسٹھ (67) تا تہتر (73) میں اس گائے کا واقعہ مذکور ہے جسے ذبح کرنے کا حکم بنی اسرائیل کو دیا گیا تھا، اس لی اس سورت کا نام سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ ہے، کیوں کہ بقرۃ عربی میں گائے کو کہتے ہیں۔ اس واقعہ میں بہت سی حکمتیں ہیں جن میں سے ایک اہم بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کے مرجانے کے بعد انھیں دوبارہ زندہ کرنے پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔ یہ واقعہ نہایت سبق آموز ہے اس سے بنی اسرائیل کی ایما اور اخلاقی پستی کا بھی پتہ چلتا ہے۔

پس منظر

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے تو یہ سورت نازل ہوئی۔ مدینہ منورہ میں جن لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کی جارہی تھی وہ مکہ مکرمہ کے رہنے والوں سے بالکل مختلف تھے۔ یہاں اسلام کی دعوت جس مرحلہ میں داخل ہو رہی تھی اس کی ضروریات اور تقاضے بھی بالکل نئے تھے۔ اس لیے اس سورت کے موضوعات اور مضامین کا مکی دور کی سورتوں سے فرق بہت نمایاں ہے۔

ہجرت سے قبل جب تک مکہ میں اسلام کی دعوت دی جاتی رہی، خطاب بیشتر مشرکین عرب سے تھا جن کے لیے اسلام کی آواز ایک نئی اور غیر مانوس آواز تھی۔ ہجرت کے بعد یہودیوں سے واسطہ پڑا جن کی بستیاں مدینہ سے بالکل متصل ہی واقع تھیں۔ یہ لوگ توحید، رسالت، وحی، آخرت اور ملائکہ کے قائل تھے، اُس ضابطۂ شرعی کو تسلیم کرتے تھے جو اللہ کی طرف سے اُن کے نبی موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا اور اُصولاً اُن کا دین وہی تھا جس کی تعلیم حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ دے رہے تھے لیکن صدیوں کے مسلسل انحطاط نے اُن کو اصل دین سے بہت دُور ہٹا دیا تھا۔ ان کے عقائد میں بہت سے غیر اسلامی عناصر کی آمیزش ہو گئی تھی جن کے لیے تورات میں کوئی سند موجود نہ تھی۔ ان کی عملی زندگی میں بکثرت ایسے رسوم اور

طریقے رواج پا گئے تھے جو اصل دین میں نہ تھے اور جن کے لیے تورات میں کوئی ثبوت نہ تھا۔ خود تورات کو انھوں نے انسانی کلام کے اندر خلط ملط کر دیا تھا۔ دین کی حقیقی روح ان میں سے نکل چکی تھی اور ظاہری مذہبیت کا محض ایک بے جان ڈھانچہ باقی تھا جس کو وہ سینے سے لگائے ہوئے تھے۔ ان کے علما اور مشائخ، ان کے سردارانِ قوم اور ان کے عوام، سب کی اعتقادی، اخلاقی اور عملی حالت بگڑ گئی تھی اور اپنے اس بگاڑ سے ان کو ایسی محبت تھی کہ وہ کسی اصلاح کو قبول کرنے پر تیار نہ ہوتے تھے۔

نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ کی دعوت

جب نبی اکرم خاتم النبیین ﷺ مدینہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو ہدایت فرمائی کہ ان کو اصل دین کی طرف دعوت دیں، چنانچہ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے ابتدائی پندرہ، سولہ رکوع اسی دعوت پر مشتمل ہیں۔ ان میں یہودیوں کی تاریخ اور ان کی اخلاقی و مذہبی حالت پر تنقید کی گئی ہے اور ان کے بگڑے ہوئے مذہب و اخلاق کی نمایاں خصوصیات کے مقابلہ میں حقیقی دین کے اصول پہلو بہ پہلو پیش کیے گئے ہیں۔

مکہ مکرمہ میں تو معاملہ صرف اُصولِ دین کی تبلیغ اور دین قبول کرنے والوں کی اخلاقی تربیت تک محدود تھا، مگر جب ہجرت کے بعد عرب کے مختلف قبائل کے وہ سب لوگ جو اسلام قبول کر چکے تھے، ہر طرف سے سمٹ کر ایک جگہ جمع ہونے لگے اور انصار کی مدد سے ایک چھوٹی سی اسلامی ریاست کی بنیاد پڑ گئی تو اللہ تعالیٰ نے تمدن، معاشرت، معیشت، قانون اور سیاست کے متعلق بھی اُصولی ہدایات دینی شروع کیں اور یہ بتایا کہ اسلام کی اساس پر یہ نیا نظامِ زندگی کس طرح تعمیر کیا جائے۔ اس سورۃ کے آخری ۲۳ رکوع زیادہ تر انہی ہدایات پر مشتمل ہیں۔

منافقین کا ظہور

دعوتِ اسلامی کے اس مرحلہ میں ایک نیا عنصر بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا تھا اور یہ منافقین کا عنصر تھا۔ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے نزول کے وقت منافقین کے ظہور کی محض ابتدا تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف صرف اجمالی اشارات فرمائے۔ بعد میں ان کی جتنی صفات اور حرکات نمایاں ہوتی گئیں اُسی قدر تفصیل کے ساتھ بعد کی سورتوں میں ہر قسم کے منافقین کے متعلق ان کی نوعیت کے لحاظ سے الگ الگ ہدایات بھیجی گئیں۔

سوال 2: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے فضائل اور خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کے فضائل اور خصوصیات

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی پہلی سورۂ مبارکہ ہے۔ جتنے زیادہ احکام اس سورۂ مبارکہ میں بیان ہوئے اتنے احکام کسی اور سورۃ میں نہیں ہوئے۔ سورۃ البقرۃ بہت فضیلت والی سورت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں جو شخص سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ اور سُوْرَۃُ آلِ عمرٰن کا عالم ہوتا تھا اسے بہت عظیم اور لائق تکریم شمار کیا جاتا تھا۔ (مسند احمد: 12216) سورۃ البقرۃ کے مضامین کی گہرائی اور وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کو اس سورت کو مکمل طور پر سیکھنے میں بارہ سال لگے، جب کہ ان کے صاحب زادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سورت کو آٹھ سال میں اس کے تمام مضامین کے ساتھ سیکھا تھا۔ اس سورۃ کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

1- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی ذکر و تلاوت سے گھروں کو خالی نہ رکھو) بے شک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی جائے۔ (صحیح مسلم، حدیث: 780)

2- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن کریم کی چوٹی سورۃ البقرۃ ہے۔
(جامع ترمذی، حدیث: 2878)

3- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: سورۃ البقرۃ پڑھا کرو، اس کے پڑھنے میں برکت اور چھوڑنے میں حسرت اور بدنصیبی ہے اور اہلِ باطل (جادوگر، کاہن اور مکار) لوگوں کا اس پر بس نہیں چلتا۔ (یعنی ان کا فریب اثر نہیں کرتا)۔ (صحیح مسلم، حدیث: 804)

4- سُورَةُ الْبَقَرَة قرآن کریم کی سات طویل سورتوں میں سب سے بڑی سورت ہے، جن کے متعلق حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآن مجید کی پہلی سات سورتوں کے علم کو حاصل کرلیا وہ بہت بڑا عالم بن گیا۔'' (مسند احمد، حدیث: 24531)

5- سُورَةُ الْبَقَرَة کی آخری دو آیات کے بارے میں حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی سُورَةُ الْبَقَرَة کی آخری دو آیات رات میں سونے سے پہلے پڑھے گا اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ (صحیح بخاری، حدیث: 5009)

ایَةُ الْكُرْسِیِّ کی فضیلت

سُورَةُ الْبَقَرَة کی آیت نمبر 255 ایَةُ الْكُرْسِیِّ ہے۔ ایَةُ الْكُرْسِیِّ قرآن مجید کی بہت فضیلت والی آیت ہے یہ تمام آیتوں کی سردار ہے۔ ایَةُ الْكُرْسِیِّ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یعنی اس کے یکتا ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور صفات کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات، جلال، شان اور اس کی قدرت وعظمت پر مبنی یہ نہایت جامع آیت ہے۔

1- ایَةُ الْكُرْسِیِّ کے بارے میں حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ایَةُ الْكُرْسِیِّ پڑھتا ہے اسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روکے رکھتی ہے۔ (صحیح الترغیب والترھیب، حدیث: 1595)

2- حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو ایَةُ الْكُرْسِیِّ پڑھ لیا کرو، صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے لیے ایک محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمھارے قریب نہیں آسکے گا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 5010)۔

اس حدیث میں رات میں سونے سے پہلے ایَةُ الْكُرْسِیِّ پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَة: مضامین اور اہم نکات

سوال 3: سُورَةُ الْبَقَرَة کے بنیادی مضامین تحریر کریں۔

جواب: سُورَةُ الْبَقَرَة کا مرکزی مضمون ''ہدایت'' ہے۔ سُورَةُ الْبَقَرَة کے بالکل شروع میں اُن لوگوں کی صفات بیان کی گئی ہیں جو قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس سورت میں واضح کیا گیا ہے کہ جس طرح پہلے اللہ تعالیٰ انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے ذریعے سے کتابیں بھیجتا رہا ہے، اسی طرح اُس نے حضرت محمد رسُولُ اللہ خاتم النبیین ﷺ کو بھی قرآن مجید کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ یہ واضح کیا گیا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لائے بغیر ایمان کا دعویٰ قبول نہیں۔ لہٰذا انسانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ قرآن مجید اور صاحبِ قرآن خاتم النبیین ﷺ پر ایمان لے آؤ اور ان کی کامل اطاعت کرو۔

سُورَةُ الْبَقَرَة کے مضامین

سُورَةُ الْبَقَرَة کا آغاز اسلام کے بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت اور آخرت کے بیان سے ہوا ہے۔ اسی ضمن میں انسانوں کی تین قسمیں یعنی مومن، کافر اور منافق بیان کی گئی ہیں۔

سُورَةُ الْبَقَرَة کے مضامین کو درج ذیل نکات کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے:

1- صفاتِ متقین

سُورَةُ الْبَقَرَة کے بالکل شروع میں ان لوگوں (متقین) کی صفات بیان کی گئی ہیں جو قرآن مجید سے ہدایت حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

2- تذکرہ کفار و منافقین

اہل ایمان کی صفات کے بعد اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے کفار اور منافقین کا ذکر فرمایا ہے۔ نیز ان کی بڑی بڑی علامات سے مسلمانوں کو آگاہ کیا ہے۔

3- دعوتِ مطالعہ کائنات

تیسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنی عبادت کا حکم دیا اور ساتھ ہی انسان کو اپنی تخلیق اور کائنات کی تخلیق پر غور و فکر کی دعوت دی۔

4- اعجاز القرآن

تیسرے رکوع میں ہی قرآن پر ہونے والے اعتراض کا جواب دیا کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ قرآن خود ساختہ ہے تو جاؤ تم بھی کوئی ایک سورت بنا لاؤ۔

5- قصہ تخلیق آدم علیہ السلام اور ابلیس کی سرکشی

چوتھے رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا مفصل قصہ بیان ہوا ہے تاکہ انسان کو اپنی پیدائش کا مقصد معلوم ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام کی فرشتوں پر علمی برتری، فرشتوں کا سجدہ تعظیمی، حضرت آدم علیہ السلام کا دخول جنت اور اخراج جنت پر بھی مختصر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز ابلیس کی نافرمانی اور آدم دشمنی کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

6- بنی اسرائیل پر انعامات

پانچویں رکوع سے چودھویں رکوع تک اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کی مفصل تاریخ بیان فرمائی ہے۔ ان آیات کے ایک طویل سلسلے میں بنیادی طور پر خطاب یہودیوں سے ہے، جو بڑی تعداد میں مدینہ منورہ کے آس پاس آباد تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں نازل فرمائیں اور جس طرح انھوں نے ناشکری اور نافرمانی سے کام لیا، اس کا مفصل بیان ہے۔

7- واقعہ سبت اور واقعہ بقرہ

سُورَةُ الْبَقَرَة کے آٹھویں رکوع میں بنی اسرائیل کی اس بستی کا ذکر ہوا جنھوں نے ہفتے کے روز مچھلیاں پکڑیں اور اللہ کے عذاب کا شکار ہوئے۔ اللہ نے انھیں بندر بنا دیا اور ساتھ ہی گائے کے ذبح کا واقعہ بھی بیان ہوا اور یہی واقعہ اس سورت کی وجہ تسمیہ بھی ہے۔

8- احکام عشرہ

دسویں رکوع میں بنی اسرائیل سے دس باتوں کا عہد لیا گیا جنھیں احکام عشرہ کہا جاتا ہے۔

9- جادو کی حقیقت

بارہویں رکوع میں جادو کی حقیقت بتائی گئی کہ جادو کفر ہے اور یہودیوں کی طرف سے حضرت سلیمان علیہ السلام پر الزام کا جواب دیا گیا کہ انھوں نے قطعاً جادو نہیں کیا ساتھ دو معزز فرشتے ہاروت ماروت کا بھی ذکر کیا۔

10- حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ

پندرھویں اور سولھویں رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ ہے، اس لیے کہ انھیں نہ صرف یہودی اور عیسائی بلکہ عرب کے بت پرست بھی اپنا پیشوا مانتے تھے۔ ان سب کو یاد دلایا گیا ہے کہ وہ خالص توحید کے قائل تھے اور انھوں نے کبھی کسی قسم کے شرک کو گوارا نہیں کیا۔ اسی ضمن میں بیت اللہ کی تعمیر اور اسے قبلہ بنانے کا موضوع زیر بحث آیا ہے۔

11- تحویل قبلہ

رکوع نمبر سترہ اور اٹھارہ میں قبلہ کی تبدیلی کا حکم ہوا۔ مسلمانوں کا پہلا قبلہ بیت المقدس تھا جس کو تبدیل کر کے بیت اللہ کو قبلہ مقرر کیا گیا۔ منافقین

نے اس پر بہت سے اعتراضات کیے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا۔

12- شرک کی ممانعت

بیسویں رکوع میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو شرک سے بچنے کی تلقین کی کیوں کہ اللہ کے ہاں شرک بہت بڑا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے گا مگر مشرک کی ہرگز بخشش نہیں ہوگی۔

13- حلت و حرمت کے مسائل

رکوع نمبر 21 میں حلال اشیا کے کھانے کا حکم اور حرام اشیا سے بچنے کا حکم ہوا ہے اور ساتھ ہی حرام اشیا کی تفصیل بھی بیان ہوئی۔

14- قصاص کے احکام

رکوع نمبر 22 میں قصاص یعنی مجرم سے بدلہ لینے کا اسلامی طریقہ بیان ہوا ہے۔ قبل از اسلام ایک مقتول کے بدلے متعدد لوگوں کو قتل کر دیا جاتا تھا، آخر اسلام نے انسانوں کو ایسا قصاص عطا فرمایا جو معاشرے کے دائمی امن کا باعث بنا۔

15- روزوں کی فرضیت

رکوع نمبر 23 میں روزوں کی فرضیت، رمضان المبارک میں قرآن کا نزول اور اس کے احکام و مسائل تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔

16- جہاد کا حکم

رکوع نمبر 24 میں جہاد کا حکم، اس کی فرضیت اور وجوہات کو بیان کیا گیا کہ اس وقت تک لڑو جب تک کہ فتنہ ختم نہ ہو جائے اور اللہ کا دین قائم ہو جائے۔

17- حج و عمرہ کے احکام و مسائل

رکوع نمبر 24، 25 میں حج و عمرہ کے احکام و مسائل کا ذکر ہوا ہے۔ حج کی فرضیت اور دوران حج کن امور سے بچنا ہے، کا ذکر ہے۔ دوران [illegible] بہترین لباس تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔

18- جوا اور شراب کی حرمت

رکوع نمبر 27 میں جوا کھیلنے اور شراب پینے کی ممانعت کے احکام بیان ہوئے ہیں۔ نیز مسلمانوں کو ان دونوں کے نقصانات سے بھی آگا[illegible] کیا گیا ہے۔

19- قسم کے احکام

رکوع نمبر 28 میں قسم کے احکام و مسائل بیان ہوئے ہیں۔

20- عائلی زندگی کے مسائل

رکوع نمبر 28 تا 31 میں نکاح، طلاق، خلع، عدت، رضاعت اور حق مہر کے احکام کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

21- قصہ طالوت و جالوت

اس سورت کے رکوع نمبر 32 میں طالوت و جالوت کا قصہ بیان ہوا ہے، جس سے بنو اسرائیل کی ایمانی حالت کا پتہ چلتا ہے۔ نیز اس [illegible] حضرت داؤد علیہ السلام کی بہادری کا تذکرہ بیان ہوا ہے۔

22- انفاق فی سبیل اللہ

رکوع نمبر 36 میں انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیا گیا اور اس کی فضیلت کو مثالوں سے بیان کیا گیا، ساتھ ہی خرچ کرنے کے آداب [illegible]

بیان ہوئے۔

23- حرمت سود

سُوْرَةُ الْبَقَرَة میں جن برائیوں کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے ان میں سے ایک سود ہے۔ سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے رکوع نمبر 38 میں سود کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ سود ایک ایسی معاشرتی برائی ہے جس کی وجہ سے معاشرہ غربت، سستی، فضول خرچی اور تنگ دلی کا شکار ہو جاتا ہے۔ سود کی وجہ سے امیر اور غریب کے درمیان فرق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ سود دینے والے مجبور لوگ کئی بار خودکشی جیسا بڑا گناہ کر بیٹھتے ہیں۔

24- قرض لینے اور دینے کے احکام

رکوع نمبر 39 میں ادھار لین دین کو لکھنے کا حکم بیان ہوا، ساتھ ہی گواہی کا معیار اور لکھوانے کی شرائط بھی بتائی گئی ہیں۔

سوال 4: سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے اہم علمی و عملی نکات تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے اہم علمی و عملی نکات

سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے مطالعہ سے جو علمی اور عملی نکات معلوم ہوتے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

1- ایمان کا اظہار عمل سے ہوتا ہے، جس میں اولین عمل نماز ادا کرنا ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:3)

2- اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑتے، قطع رحمی کرتے اور زمین پر فساد مچاتے ہیں۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:26،27)

3- انسان کی دوسری مخلوق پر فضیلت کی بنیادی وجہ علم ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:32)

4- اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی اور تکبر کرنا شیطانی طرز عمل ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:34)

5- انسان کی عظمت اس بات میں ہے کہ بھول یا خطا ہو جائے تو فوراً توبہ کر لے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:37)

6- مشکلات اور مصائب میں صبر اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا ایمان والوں کا شیوہ ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:45)

7- قیامت کے روز انسان کا تعلق، سفارش، دولت اور طاقت کچھ کام نہیں آئے گا۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:48)

8- کامیابی کے لیے ایمان اور اعمال صالح شرط ہیں۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:62)

9- موت کی فکر صاحب ایمان ہونے کی علامت ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:94)

10- جادو کرنا، کروانا کفر ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:102)

11- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب و احترام ایمان کا اہم ترین تقاضا ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:104)

12- اللہ کے سامنے جھکنے والا تمام معبودوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:112)

13- سعادت اور فضیلت کا حصول محنت اور قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو آزمائشوں اور امتحانات سے گزار کر اعلیٰ مقام و مرتبہ سے نوازتا ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:124)

14- انسان کو اپنے نیک اعمال پر تکبر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ کی بارگاہ میں قبولیت کی درخواست پیش کرنی چاہیے یہی شیوہ انبیاء ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:127)

15- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان اور عقیدے کو مثالی نمونہ اور معیار قرار دیا گیا ہے۔ (سُوْرَةُ الْبَقَرَة:137)

16- اہل کتاب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کو خوب پہچانتے تھے کہ آپ رسول برحق ہیں، لیکن حسد اور عناد کی وجہ سے جانتے بوجھتے ہوئے انھوں نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کا انکار کیا۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:146)

17- بندہ اگر دیکھنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے کتنا یاد رکھتا ہے تو وہ دیکھے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کا کتنا ذکر کرتا ہے، کیوں کہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو یاد رکھتا ہے۔ یہی بندے کی کامیابی ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:152)

18- اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حق دار وہی ہے جو آزمائش میں ثابت قدم رہے اور صبر کرے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:155)

19- ایمان کے کمال کی علامت یہ ہے کہ بندہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:165)

20- اکل حلال انسان کے اندر شکر گزاری کے جذبات پیدا کرتا ہے اور عبادت کی قبولیت بھی اسی سے مشروط ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:172)

21- مجبوری کی حالت میں کیے گئے فعل پر مواخذہ نہیں ہوگا۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:173)

22- قصاص معاشرتی امن کا ضامن ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:179)

23- روزہ بندے میں تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:183)

24- اللہ تعالیٰ دعا مانگنے والوں کی دعا ضرور قبول فرماتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:186)

25- جہاد اور قتال کا مقصد فتنوں کا خاتمہ اور دین اسلام کا قیام ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ:193)

26- دُنیا پرست صرف دُنیاوی چیزوں کی دعائیں کرتے ہیں، وہ آخرت میں نعمتوں سے محروم ہوں گے جب کہ نیک بندے دُنیا اور آخرت میں بھلائی کی دعائیں مانگتے ہیں۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 200 تا 202)

27- اللہ تعالیٰ نے مال خرچ کرنے کی یہ ترتیب بتائی ہے کہ پہلے والدین اور رشتہ داروں پھر دیگر ضرورت مندوں پر خرچ کیا جائے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 215)

28- انسان اپنی لاعلمی یا ناقص علم کی وجہ سے فائدہ کو نقصان اور نقصان کو فائدہ سمجھ بیٹھتا ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 216)

29- جس قوم میں اجتماعی بزدلی آجائے وہ زوال اور ہلاکت سے نہیں بچ سکتی۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 234)

30- دین میں کوئی جبر نہیں، یعنی دین قبول کروانے میں کسی پر جبر اور زبردستی جائز نہیں۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 256)

31- احسان جتلانے، دکھاوا کرنے اور تکلیف پہنچانے سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 264)

32- ہمیں قرض کے معاملات کو تحریر میں لانے اور ان پر گواہ بنانے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 282)

33- سود کے مال میں برکت نہیں ہوتی، اس کا انجام مفلسی اور تباہی ہے۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 282)

34- انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ اسے اپنے ارادہ سے کیے گئے اچھے اعمال پر ثواب اور بُرے اعمال پر عذاب ملے گا۔ (سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ: 286)

(۲) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ (۸۷)

سورۂ بقرہ مدنی ہے (آیات: ۲۸۶ / رکوع: ۴۰)

نوٹ: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آیات مبارکہ ۱ تا ۷، ۲۵۵، ۲۷۵ اور ۲۸۴ تا ۲۸۶ کے بامحاورہ ترجمہ کا امتحان لیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سورۃ البقرہ: آیات ۱ تا ۷

الٓمّٓ ۝	ذٰلِكَ	الْكِتٰبُ	لَا رَيْبَ	فِيْهِ	هُدًى	لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝	الَّذِيْنَ
الف لام میم	یہ	کتاب	نہیں شک	اس میں	ہدایت	پرہیزگاروں کے لیے	جو لوگ

الم۔ (الف لام میم) (یہ) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔ جو

يُؤْمِنُوْنَ	بِالْغَيْبِ	وَيُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ۝
ایمان لاتے ہیں	غیب پر	اور قائم کرتے ہیں	نماز	اور	سے جو	ہم نے انھیں دیا	وہ خرچ کرتے ہیں

غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انھیں عطا کیا ہے اس میں سے وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

وَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَمَآ	اُنْزِلَ	مِنْ
اور	جو لوگ	ایمان رکھتے ہیں	اس پر جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف	اور جو	نازل کیا گیا	سے

اور جو لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ (خاتم النبیین ﷺ) کی طرف نازل فرمایا گیا اور اس پر (بھی) جو آپ (خاتم النبیین ﷺ) سے

قَبْلِكَ	وَ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ ۝	اُولٰٓئِكَ	عَلٰى	هُدًى	مِّنْ	رَّبِّهِمْ
آپ سے پہلے	اور	آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	وہی لوگ	پر	ہدایت	سے	اپنا رب

پہلے نازل فرمایا گیا اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے ربّ کی طرف سے ہدایت پر ہیں

وَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	ءَاَنْذَرْتَهُمْ
اور وہی لوگ	وہ	کامیاب	بے شک	جن لوگوں نے	کفر کیا	برابر	ان پر	خواہ آپ انھیں ڈرائیں

اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ان کے حق میں برابر ہے خواہ آپ انھیں ڈرائیں

اَمْ	لَمْ	تُنْذِرْهُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ ۝	خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى	قُلُوْبِهِمْ
یا	نہ	ڈرائیں انھیں	نہیں	ایمان لائیں گے	مہر لگادی	اللہ	پر	ان کے دل

یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے ان کے دلوں پر

وَعَلٰى	سَمْعِهِمْ	وَعَلٰٓى	اَبْصَارِهِمْ	غِشَاوَةٌ	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
اور پر	ان کے کان	اور پر	ان کی آنکھیں	پردہ	اور	ان کے لیے	عذاب	بڑا

اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

سورۃ البقرہ: آیت ۲۵۵

اَللّٰهُ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	اَلْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ	لَا تَاْخُذُهٗ	سِنَةٌ	وَّلَا	نَوْمٌ	لَهٗ	مَا
اللہ	نہیں معبود	سوائے اس کے	زندہ	تھامنے والا	نہ اُسے آتی ہے	اونگھ	اور نہ	نیند	اسی کا ہے	جو

اللہ (وہ ہستی ہے) جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہ) زندہ ہے (سب کو) قائم رکھنے والا ہے نہ اُسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْاَرْضِ	مَنْ ذَا	الَّذِيْ	يَشْفَعُ	عِنْدَهٗٓ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	يَعْلَمُ
آسمانوں میں	اور جو	زمین میں	کون جو	وہ جو	سفارش کرے	اس کے پاس	مگر (بغیر)	اس کی اجازت سے	وہ جانتا ہے

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے کون ہے جو اُس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے وہ سب جانتا ہے

مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَمَا	خَلْفَهُمْ	وَلَا	يُحِيْطُوْنَ	بِشَيْءٍ	مِّنْ	عِلْمِهٖٓ	اِلَّا	بِمَا شَآءَ
جو	ان کے سامنے	اور جو	ان کے پیچھے	اور نہیں	وہ احاطہ کرتے ہیں	کسی چیز کا	سے	اس کا علم	مگر	جتنا وہ چاہے

جو کچھ ان کے سامنے اور جو کچھ ان کے پیچھے (کے حالات) ہیں اور وہ اُس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ (خود) چاہے

وَسِعَ	كُرْسِيُّهُ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضَ	وَلَا	يَئُوْدُهٗ	حِفْظُهُمَا	وَهُوَ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيْمُ
سمالیا	اس کی کرسی	آسمان (جمع)	اور زمین	اور نہیں	تھکاتی اس کو	ان کی حفاظت	اور وہ	بلند مرتبہ	عظمت والا

اُس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمینوں پر چھائی ہوئی ہے اور اُن دونوں کی نگرانی اُسے نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند بڑی عظمت والا ہے۔

سورۃ البقرہ: آیت ۲۷۵

اَلَّذِيْنَ	يَاْكُلُوْنَ	الرِّبٰوا	لَا يَقُوْمُوْنَ	اِلَّا	كَمَا	يَقُوْمُ	الَّذِيْ	يَتَخَبَّطُهُ	الشَّيْطٰنُ
جولوگ	کھاتے ہیں	سُود	نہ کھڑے ہوں گے	مگر	جیسے	کھڑا ہوتا ہے	وہ شخص جو	اسے پاگل کردیا	شیطان

جو لوگ سُود کھاتے ہیں وہ (روز قیامت) کھڑے نہیں ہوں گے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر پاگل کر دیا ہو

مِنَ الْمَسِّ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْٓا	اِنَّمَا	الْبَيْعُ	مِثْلُ	الرِّبٰوا	وَاَحَلَّ	اللّٰهُ	الْبَيْعَ
چھونے سے	یہ	اس لیے کہ وہ	انھوں نے کہا	درحقیقت	تجارت	مانند	سُود	حالانکہ حلال کیا	اللہ	تجارت

ایسا اس لیے ہو گا کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی سود ہی کی مانند ہے حالاں کہ اللہ نے تجارت کو حلال فرمایا ہے

وَحَرَّمَ	الرِّبٰوا	فَمَنْ	جَآءَهٗ	مَوْعِظَةٌ	مِّنْ	رَّبِّهٖ	فَانْتَهٰى	فَلَهٗ	مَا سَلَفَ	وَاَمْرُهٗٓ
اور حرام کیا	سُود	پس جس	پہنچے اس کو	نصیحت	سے	اس کا رب	وہ باز آگیا	تو اس کے لیے	جو ہو چکا	اور اس کا معاملہ

اور سُود کو حرام کیا ہے لہٰذا جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی پھر وہ باز آجائے تو جو (حرمت سود سے پہلے) لے چکا ہے وہ اسی کا ہے اور اُس کا معاملہ

اِلَى	اللّٰهِ	وَمَنْ	عَادَ	فَاُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ
طرف	اللہ	اور جو	پھر کرے	تو وہی	دوزخ والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے

اللہ کے حوالہ ہے اور جو دوبارہ ایسا کرے تو وہی آگ والے ہیں وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

سورۃ البقرہ: آیات ۲۸۴ تا ۲۸۶

لِلّٰهِ	مَا	فِي	السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْاَرْضِ	وَاِنْ	تُبْدُوْا	مَا	فِيْٓ	اَنْفُسِكُمْ
اللہ کے لیے	جو	میں	آسمانوں	اور جو	زمین میں	اور اگر	تم ظاہر کرو	جو	میں	تمھارے دل

اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمھارے دلوں میں ہے

اَوْ تُخْفُوْهُ	يُحَاسِبْكُمْ	بِهِ	اللّٰهُ	فَيَغْفِرُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَيُعَذِّبُ	مَنْ	يَّشَآءُ
تم اُسے چھپاؤ	تمھارے حساب لے گا	اس کا	اللہ	پھر بخش دے گا	جس کو	وہ چاہے	وہ عذاب دے گا	جس کو	وہ چاہے

یا اُسے چھپاؤ، اللہ تم سے اُس کا حساب لے گا پھر جسے چاہے گا معاف فرما دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا

وَاللّٰهُ	عَلٰى	كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ	اٰمَنَ	الرَّسُوْلُ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِ	مِنْ
اور اللہ	پر	ہر چیز	قدرت رکھنے والا	مان لیا	رسول	جو کچھ	اُترا	اُس کی طرف	سے

اور اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ رسول (ﷺ) اُس (کلام) پر ایمان لائے جو اُن کی طرف نازل فرمایا گیا ہے اُن کے رب کی طرف سے

رَّبِّهٖ	وَالْمُؤْمِنُوْنَ	كُلٌّ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَمَلٰٓئِكَتِهٖ	وَكُتُبِهٖ	وَرُسُلِهٖ
اس کا رب	اور مومن (جمع)	سب	ایمان لائے	اللہ پر	اور اُس کے فرشتے	اور اُس کی کتابیں	اور اُس کے رسول

اور سب مومنین بھی سب کے سب ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر

لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ	اَحَدٍ	مِّنْ رُّسُلِهٖ	وَقَالُوْا	سَمِعْنَا	وَاَطَعْنَا
نہیں ہم فرق کرتے	درمیان	کسی ایک	اُس کے رسول کے	اور انھوں نے کہا	ہم نے سنا	اور ہم نے اطاعت کی

(اُن سب نے کہا) ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان (ایمان لانے) میں تفریق نہیں کرتے اور انھوں نے کہا کہ ہم نے (احکام کو) سنا اور ہم نے (ان کی) اطاعت کی

غُفْرَانَكَ	رَبَّنَا	وَاِلَيْكَ	الْمَصِيْرُ	لَا يُكَلِّفُ	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا
تیری بخشش	ہمارے رب	اور تیری طرف	لوٹ کر جانا	نہیں تکلیف دیتا	اللہ	کسی کو	مگر	اس کی گنجائش

اے ہمارے رب! تیری بخشش کا (ہم سوال کرتے ہیں) اور تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ اللہ کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا

لَهَا	مَا كَسَبَتْ	وَعَلَيْهَا	مَا اكْتَسَبَتْ	رَبَّنَا	لَا تُؤَاخِذْنَآ	اِنْ نَّسِيْنَآ	اَوْ اَخْطَاْنَا
اس کے لیے	جو اس نے کمایا	اور اس پر	جو اس نے کمایا	اے ہمارے رب	نہ پکڑ ہمیں	اگر ہم بھول جائیں	یا ہم چوکیں

اس کے لیے (اجر) ہوگا جو (نیک عمل) اس نے کیا اور اس پر (وبال) ہوگا جو (برا عمل) اس نے کمایا۔ اے ہمارے رب! تو ہماری گرفت نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں۔

رَبَّنَا	وَلَا	تَحْمِلْ	عَلَيْنَآ	إِصْرًا	كَمَا	حَمَلْتَهٗ	عَلَى	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِنَا
اے ہمارے رب	اور	نہ ڈال	ہم پر	بوجھ	جیسے	تو نے ڈالا	پر	جو لوگ	ہم سے پہلے

اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جیسا (بوجھ) تو نے ان پر ڈالا جو ہم سے پہلے گزرے ہیں

رَبَّنَا	وَلَا	تُحَمِّلْنَا	مَا	لَا طَاقَةَ	لَنَا	بِهٖ	وَاعْفُ	عَنَّا
اے ہمارے رب	اور نہ	ہم سے اٹھوا	جو	نہ اس کی طاقت	ہم کو	اس کی	اور درگزر کر	ہم سے

اے ہمارے رب! ہم پر وہ (بوجھ) نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اور ہم سے درگزر فرما

وَاغْفِرْ لَنَا	وَارْحَمْنَا	اَنْتَ	مَوْلٰىنَا	فَانْصُرْنَا	عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ
اور ہمیں بخش دے	اور ہم پر رحم کر	تو	ہمارا کارساز	پس مدد کر ہماری	پر	قوم	کافر (جمع)

اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا کارساز ہے پس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری نصرت فرما۔

نوٹ: سورۃ البقرۃ کا تعارف، وجہ تسمیہ، پس منظر، مرکزی خیال، مضامین، علمی و عملی نکات، آیت نمبر 01 تا 07، 255، 275 اور 284 تا 286 کا با محاورہ ترجمہ اور منتخب ذخیرۃ الفاظ قرآنی کے معانی گیارھویں جماعت کے امتحانات کا نصاب ہیں۔ ان کی روشنی میں کثیر الانتخابی، مختصر جوابی اور تفصیلی سوالات پر مبنی امتحان لیا جائے گا۔

ذخیرۂ قرآنی الفاظ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رَيْبَ	شک	يُؤْمِنُوْنَ	وہ ایمان رکھتے ہیں
يُقِيْمُوْنَ	وہ قائم کرتے ہیں	رَزَقْنٰهُمْ	ہم نے انھیں عطا کیا
يُنْفِقُوْنَ	وہ خرچ کرتے ہیں	اُنْزِلَ	نازل فرمایا گیا
يُوْقِنُوْنَ	وہ یقین رکھتے ہیں	سَوَآءٌ	برابر ہے
اَمْ	یا	لَا يُؤْمِنُوْنَ	وہ ایمان نہیں لائیں گے
خَتَمَ	مہر لگا دی	غِشَاوَةٌ	پردہ
اَلْحَيُّ	زندہ	الْقَيُّوْمُ	سب کو قائم رکھنے والا
سِنَةٌ	اونگھ	نَوْمٌ	نیند
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	ان کے سامنے	خَلْفَهُمْ	ان کے پیچھے
لَا يُحِيْطُوْنَ	وہ احاطہ نہیں کر سکتے	وَلَا يَئُوْدُهٗ	اسے نہیں تھکاتی
الرِّبٰوا	سود	يَتَخَبَّطُهُ	اسے پاگل کر دیا
وَاِنْ تُبْدُوْا	اور اگر تم ظاہر کرو	اَوْ تُخْفُوْهُ	یا اسے چھپاؤ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
كُلٌّ	سب کے سب	مَلٰٓئِكَتِهٖ	اس کے فرشتے
لَا نُفَرِّقُ	ہم تفریق نہیں کرتے	اِنْ نَّسِيْنَآ	اگر ہم بھول جائیں
لَا تُؤَاخِذْنَآ	تو ہماری گرفت نہ کر	لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ	ہم پر نہ ڈال
اَوْ اَخْطَاْنَا	یا ہم خطا کر بیٹھیں	مَوْلٰىنَا	ہمارا کارساز
اِصْرًا	بوجھ	غُفْرَانَكَ	(ہم طلب کرتے ہیں) تیری بخشش

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔

(i) قرآن مجید کی سب سے طویل سورت ہے:
(الف) سُوْرَۃُ الْمَائِدَۃِ (ب) سُوْرَۃُ النِّسَآءِ
(ج) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ (د) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ

(ii) قرآن مجید کی سب سے فضیلت والی آیت ہے:
(الف) آیت دَین (ب) آیت عدل
(ج) اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ (د) آیت مباہلہ

(iii) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ سیکھی:
(الف) دس سال میں (ب) گیارہ سال میں
(ج) بارہ سال میں (د) تیرہ سال میں

(iv) اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ حصہ ہے:
(الف) سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ کا (ب) سُوْرَۃُ یٰسٓ کا
(ج) سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان کا (د) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا

(v) عربی زبان میں "بقرۃ" کا معنی ہے:
(الف) ہاتھی (ب) گائے
(ج) اونٹ (د) بکری

(vi) حدیث نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں تلاوت کی جائے:
(الف) سُوْرَۃُ النِّسَآءِ کی (ب) سُوْرَۃُ یٰسٓ کی
(ج) سُوْرَۃُ یُوْنُسَ کی (د) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی

(vii) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کو قرار دیا گیا ہے:
(الف) قرآن مجید کا دل (ب) قرآن مجید کی زینت
(ج) قرآن مجید کی شان (د) قرآن مجید کی چوٹی

(viii) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کا مرکزی مضمون ہے:

(الف) آخرت (ب) ہدایت

(ج) تجارت (د) سیاست

(ix) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں انسانوں کی قسمیں بیان کی گئی ہیں:

(الف) تین (ب) چار

(ج) پانچ (د) چھے

(x) مدینہ منورہ کے آس پاس بڑی تعداد میں آباد تھے:

(الف) مسیحی (ب) صابی

(ج) یہودی (د) مجوسی

(xi) حضرت ابراہیم ؑ کو اپنا روحانی پیشوا مانتے تھے:

(الف) یہودی (ب) نصاریٰ

(ج) مشرکینِ مکہ (د) یہ سب

(xii) اللہ تعالیٰ اور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے خلاف جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے:

(الف) سُود کو (ب) بدعت کو

(ج) کم تولنے کو (د) ملاوٹ کرنے کو

(xiii) ایمان کا اظہار ہوتا ہے:

(الف) چہرے سے (ب) باتوں سے

(ج) اعمال سے (د) آنکھوں سے

(xiv) مصائب اور تکالیف میں اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرنی چاہیے:

(الف) والدین کے ذریعے سے (ب) مال و دولت کے ذریعے سے

(ج) رشتہ داروں کے ذریعے سے (د) صبر اور نماز کے ذریعے سے

(xv) سُود کا انجام ہے:

(الف) مفلسی (ب) موت

(ج) بیماری (د) ذلت

جوابات

(i) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ	(ii) آیت الکرسی	(iii) بارہ سال میں	(iv) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کا	(v) گائے
(vi) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی	(vii) قرآن مجید کی چوٹی	(viii) ہدایت	(ix) تین	(x) یہودی
(xi) یہ سب	(xii) سُود کو	(xiii) اعمال سے	(xiv) صبر اور نماز کے ذریعے سے	(xv) مفلسی

سوال 2: مختصر جواب دیجیے:

(i) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کو یہ نام کیوں دیا گیا؟

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی آیات نمبر (67) تا نمبر (73) میں اس گائے کا واقعہ مذکور ہے جسے ذبح کرنے کا حکم بنی اسرائیل کو دیا گیا تھا اس لیے اس سورت کا نام سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ہے، کیوں کہ "بقرۃ" عربی میں گائے کو کہتے ہیں۔

(ii) قرآنِ مجید کی سات سورتوں کو سیکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قرآن کریم کی سات طویل سورتوں میں سب سے بڑی سورت ہے، جس کے متعلق حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "جس نے قرآن مجید کی سات سورتوں کے علم کو حاصل کر لیا وہ بہت بڑا عالم بن گیا۔"

(iii) آیَةُ الْکُرْسِیِّ کی ایک فضیلت تحریر کریں۔

جواب: آیَةُ الْکُرْسِیِّ کے بارے میں حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیَةُ الْکُرْسِیِّ پڑھتا ہے اسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روکے رکھتی ہے۔"

(iv) قرآنِ مجید کی چوٹی کس سورت کو قرار دیا گیا ہے؟

جواب: قرآن کریم کی چوٹی سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کو قرار دیا گیا ہے۔

(v) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی آخری دو آیات کی فضیلت تحریر کریں۔

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی آخری دو آیات کے بارے میں حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی آخری دو آیات رات میں سونے سے پہلے پڑھے گا اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔

(vi) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کا مرکزی مضمون کیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کا مرکزی مضمون "ہدایت" ہے۔

(vii) حضرت ابراہیم ؑ کی کیا خصوصیت ہے؟

جواب: پہلے پارے کے تقریباً آخر میں حضرت ابراہیم ؑ کا تذکرہ ہے، اس لیے کہ انھیں نہ صرف یہودی اور عیسائی بلکہ عرب کے بت پرست بھی اپنا پیشوا مانتے تھے۔ ان سب کو یاد دلایا گیا ہے کہ وہ خالص توحید کے قائل تھے اور انھوں نے کبھی کسی قسم کے شرک کو گوارا نہیں کیا۔ اسی ضمن میں بیت اللہ کی تعمیر اور اسے قبلہ بنانے کا موضوع زیرِ بحث آیا ہے۔

(viii) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں بنی اسرائیل کا تذکرہ کس طور پر آیا ہے؟

جواب: بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں نازل فرمائیں اور جس طرح انھوں نے ناشکری اور نافرمانی سے کام لیا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں اس کا مفصل بیان ہے۔

(ix) اللہ تعالیٰ کن لوگوں کی گمراہی کا فیصلہ کرتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑتے، قطع رحمی کرتے اور زمین پر فساد مچاتے ہیں۔

(x) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں مال خرچ کرنے کی کیا ترتیب بتائی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں اللہ تعالیٰ نے مال خرچ کرنے کی یہ ترتیب بتائی ہے کہ پہلے والدین اور رشتہ داروں پھر دیگر ضرورت مندوں پر خرچ کیا جائے۔

سوال 3: تفصیلی جواب دیجیے۔

(i) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 1

(ii) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے فضائل اور خصوصیات تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سوال 2

(iii) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے بنیادی مضامین اور اہم نکات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے سوال 4،3

سوال 4: درج ذیل قرآنی الفاظ کا ترجمہ لکھیں۔

یُقِیْمُوْنَ ، رَزَقْنٰهُمْ ، اَلْقَیُّوْمُ ، لَا یُحِیْطُوْنَ ، غِشَاوَۃٌ ، مَلٰٓئِكَتِهٖ ، لَا تُؤَاخِذْنَا ، اِنْ نَّسِیْنَا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یُقِیْمُوْنَ	وہ قائم کرتے ہیں	رَزَقْنٰهُمْ	ہم نے انھیں رزق عطا
اَلْقَیُّوْمُ	سب کو قائم رکھنے والا	لَا یُحِیْطُوْنَ	وہ احاطہ نہیں کر سکتے
غِشَاوَۃٌ	پردہ	مَلٰٓئِكَتِهٖ	اس کے فرشتے
لَا تُؤَاخِذْنَا	تو ہماری گرفت نہ کر	اِنْ نَّسِیْنَا	اگر ہم بھول جائیں

سوال 5: درج ذیل قرآنی آیات کا بامحاورہ ترجمہ لکھیے۔

(i) ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۔ (۲)

ترجمہ: (یہ) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

(ii) اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (۵)

ترجمہ: یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

(iii) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَۃٌ ؗ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۔ (۷)

ترجمہ: اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

(iv) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔ (۲۵۵)

ترجمہ: اللہ (وہ ہستی ہے) جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہ) زندہ ہے (سب کو) قائم رکھنے والا ہے نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے وہ سب جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو کچھ ان کے پیچھے (کے حالات) ہیں اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ (خود) چاہے اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمینوں پر چھائی ہوئی ہے اور ان دونوں کی نگرانی اسے نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند بڑی عظمت والا ہے۔

جانیے اور عمل کیجیے!

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں مذکور دعاؤں کی بہت فضیلت ہے۔ ہمیں ان دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگنی چاہیے۔ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آیت 127 میں ایک ایسی ہی دعا ہے:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آیت 128، 201، 250 اور 286 میں بھی دعائیں مذکور ہیں۔ روزمرہ زندگی میں ان دعاؤں کا اہتمام کیجیے۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آیت 255 (اٰیَۃُ الْكُرْسِیِّ) کا ترجمہ اور مختصر فضائل تحریر کریں۔

جواب: اللہ (وہ ہستی ہے) جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہ) زندہ ہے (سب کو) قائم رکھنے والا ہے نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے وہ سب جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے اور جو کچھ ان کے پیچھے (کے حالات) ہیں اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ (خود) چاہے اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمینوں پر چھائی ہوئی ہے اور ان دونوں کی نگرانی اسے نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند بڑی عظمت والا ہے۔

اٰیَۃُ الْكُرْسِیِّ کی فضیلت

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آیت نمبر 255 اٰیَۃُ الْكُرْسِیِّ ہے۔ اٰیَۃُ الْكُرْسِیِّ قرآن مجید کی بہت فضیلت والی آیت ہے یہ تمام آیتوں کی سردار ہے۔ اٰیَۃُ الْكُرْسِیِّ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یعنی اس کے یکتا ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور صفات کا بیان ہے۔ اللہ کی صفات، جلال، شان اور اس کی قدرت و عظمت پر مبنی یہ نہایت جامع آیت ہے۔

1- اٰیَۃُ الْكُرْسِیِّ کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد اٰیَۃُ الْكُرْسِیِّ پڑھتا ہے اسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روکے رکھتی ہے۔ (صحیح الترغیب والترہیب، حدیث: 1595)

2- حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو اٰیَۃُ الْكُرْسِیِّ پڑھ لیا کرو، صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے لیے ایک محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمھارے قریب نہیں آ سکے گا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 5010)۔

اس حدیث میں رات میں سونے سے پہلے اٰیَۃُ الْكُرْسِیِّ پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے کچھ نہ کچھ حصہ کی تلاوت کا معمول بنائیے۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں مذکور دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کیجیے اور انھیں پڑھنے کا مستقل اہتمام کیجیے۔

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں مذکور دعائیں

1- رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (البقرہ:127)

ترجمہ: اے ہمارے رب! تو ہماری طرف سے (یہ عمل) قبول فرما بے شک تو ہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔

2- رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝
(البقرہ:128)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرماں بردار بنا اور ہماری اولاد میں سے (بھی) اپنی ایک فرماں بردار اُمت (پیدا فرما) اور ہمیں ہماری عبادتوں کے طریقے سکھا اور ہم پر (اپنی رحمت سے) توجہ فرما بے شک تو ہی بہت توبہ قبول فرمانے والا، نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

3- رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِي الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○ (البقرہ:201)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

4- رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ اِنۡ نَّسِيۡنَآ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ۗ وَاغۡفِرۡ لَنَا ۗ وَارۡحَمۡنَا ۗ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۞ (البقرہ:286)

ترجمہ: اے ہمارے رب! تو ہماری گرفت نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جیسا (بوجھ) تو نے ان پر ڈالا جو ہم سے پہلے گزرے ہیں، اے ہمارے رب! ہم پر وہ (بوجھ) نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اور ہم سے درگزر فرما اور ہماری بخشش فرما اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا کارساز ہے پس کافر قوم کے مقابلہ میں ہماری نصرت فرما۔

- **سُوۡرَةُ الۡبَقَرَة کی آیت دوسو پچھتر (275)** اَلَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا كَمَا يَقُوۡمُ الَّذِىۡ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَيۡعُ مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الۡبَيۡعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنۡ جَآءَهٗ مَوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ فَانۡتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمۡرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ عَادَ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ **کی روشنی میں سود کی حرمت پر مختصر مضمون تحریر کریں۔**

جواب: ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (روزِ قیامت) کھڑے نہیں ہو سکیں گے مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان (آسیب) نے چھو کر بدحواس کر دیا ہو، یہ اس لیے کہ وہ کہتے تھے کہ تجارت (خرید و فروخت) بھی تو سود کی مانند ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت (سوداگری) کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کیا ہے، پس جس کے پاس اس کے رب کی جانب سے نصیحت پہنچی سو وہ (سود) سے باز آ گیا تو جو پہلے گزر چکا وہ اسی کا ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اور جس نے پھر بھی لیا سو ایسے لوگ جہنمی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرہ: 275)

''الرِّبٰوا'' کا لفظی معنی بڑھنا، زیادہ ہونا ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں قرض دے کر اصل مال سے جو زیادہ لیا جاتا ہے اسے ربا کہتے ہیں۔

آج کل کفار کی تہذیب سے متاثر نیا روشن خیال طبقہ سود کو ایک کاروبار سمجھتا ہے، حالانکہ سود اور کاروبار دونوں میں واضح کئی فرق ہیں جن میں سے بڑا اور بنیادی فرق یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے'' (سورۃ البقرہ:275) ایک فرق یہ ہے کہ تجارت میں نفع بھی ہو سکتا ہے نقصان بھی جب کہ سودی قرض لینے والے کو نفع ہو یا نقصان سود خور نے ہر حال میں پوری رقم مع سود وصول کرنی ہے جو آئندہ بڑھتی ہی جائے گی، اس لیے سود ظلم اور مفت خوری کی بدترین شکل ہے۔

موجودہ دور میں سود معاشرے کا ایک ناسور بن چکا ہے۔ سود معاشرے کی لعنت ہے جس کی تباہ کاریوں نے ہمیشہ غریبوں کا استحصال کیا ہے اور ان کا خون چوسا ہے۔ یہ دراصل سماج میں معاشی عدم مساوات کی بنیاد ہے جس کے نتیجے میں سماج کے اندر عدم معاشی توازن، غریبوں کا استحصال، محبت و الفت اور ہمدردی کے جذبات کا خاتمہ اور باہمی نفرت پروان چڑھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔

- **قرآنِ مجید میں اُمتِ مسلمہ کو درمیانی اُمت قرار دیا گیا ہے۔ کسی صاحبِ علم سے پوچھ کر اس بات پر نوٹ لکھیں کہ اس اُمت کے درمیانی اُمت یا معتدل اُمت ہونے سے کیا مراد ہے؟**

جواب: اُمت وسط ہونے کا معنیٰ یہ ہے تم معتدل ہو، عقائد اور نظریات میں، تم غلو نہیں کرتے، تقصیر اور شرک کی راہ پر نہیں چلتے، جبر میں نہیں پڑتے۔ عملی زندگی میں دنیا میں کھو جانے والے نہیں ہو اور نہ روحانیت کو بھول جانے والے ہو۔ یہودیوں کی طرح مادہ پرست نہیں اور عیسائیوں کی طرح رہبانیت کے قائل نہیں۔

- **سود کی حرمت کے حوالے سے اپنی معلومات کو وسعت دیجیے اور تحقیق کیجیے کہ سود کس طرح معاشروں کے لیے ناسور ثابت ہوتا ہے۔**

جواب: 1- **اخلاقی گراوٹ**

سود خور مال و دولت کی محبت میں دیوانہ ہو جاتا ہے۔ وہ ہر وقت اسی چکر میں لگا رہتا ہے کہ کس طرح زیادہ سے زیادہ دولت کمائے۔ اس کا صرف ایک ہی محور ہوتا ہے اور وہ ہے دولت، وہ اسی کی پوجا کرتا ہے اور اسی کے اردگرد گھومتا ہے۔ اعلیٰ انسانی صفات سے اس کی شخصیت عاری ہو جاتی ہے اور حرص و ہوس اس پر مسلط ہو جاتے ہیں جو بالآخر اس کی اخلاقی تباہی کا سبب بن جاتے ہیں۔

2- **محنت کی بے توقیری**

سود خوری جذبہ محنت کو مفلوج کر دیتی ہے اور انسان کو مفت خوری کا عادی بنا دیتی ہے۔ سرمایہ دار گھر بیٹھے سرمایہ سود پر دے کر لاکھوں روپے حاصل کر لیتا ہے۔

3- **معاشرتی فساد**

جس معاشرے کے افراد ایک دوسرے سے خود غرضی کا معاملہ کریں، ایک فرد دوسرے کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھائے اور مال دار طبقہ عوام الناس کو نفع اندوزی کے لیے استعمال کرے، ایسا معاشرہ کبھی مضبوط اور مستحکم نہیں ہو سکتا۔ عام لوگوں کو ان سرمایہ داروں سے شدید نفرت ہو جاتی ہے۔ بغض، حسد، کینہ اور عداوت اس معاشرے کا چلن ہو جاتا ہے۔

4- **دیوانگی کی حد تک حرص**

سود خور اعلیٰ صفات سے عاری ہوتا ہے۔ اس کا ایک ہی محور ہوتا ہے، وہ دولت ہے۔ اسی کے گرد گھومتا ہے اور اسی کی پوجا کرتا ہے۔ سود خور خود غرضی میں یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ وہ اپنے مقروض کو فاقہ کشی تک پہنچانے سے بھی تامل نہیں کرتا۔

5- **معاشی ترقی میں رکاوٹ**

سود کی وجہ سے سرمایہ دار امیر سے امیر تر ہوتا جاتا ہے اور محنت کش غریب سے غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مزدور اپنے حالات سے تنگ آ کر سرمایہ داروں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

6- **بین الاقوامی استحصالی نظام**

موجودہ دور میں ملکی معیشت عالمی مالیاتی اداروں کے چنگل میں آ گئی ہے۔ قرض لینے والے ممالک ان اداروں کے معاشی اعتبار سے غلام ہو جاتے ہیں۔ دوسرا نتیجہ ملکی سطح پر عوام میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے کیوں کہ عالمی اداروں کے قرض اور اس پر سود کی ادائیگی کے لیے نئے ٹیکس لگانے پڑتے ہیں۔

7- **ارتکازِ دولت اور اشیا کی قیمتوں میں اضافہ**

جب صنعت کار زیادہ شرح سود پر قرض لے گا تو وہ مجبوراً اشیا کی قیمتیں زیادہ مقرر کرے گا۔ اس طرح بھاری شرح سود کا اثر غریب عوام پر پڑے گا۔ اس سے ملکی تجارت و صنعت کو نقصان پہنچتا ہے اور عوام کی معاشی حالت بھی خراب ہو جاتی ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کے آداب کا مذاکرہ کروائیں۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے بنیادی مضامین (ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاق) پر خصوصی توجہ دیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں موجود قرآنی دعاؤں کی ترجمہ کے ساتھ تفہیم کا اہتمام فرمائیں۔

جواب: عملی کام۔

- قرآنی نصوص / متن سے متعلق سوال و جواب کے ذریعے طلبہ کی استعداد میں اضافہ کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- سابقہ اسباق کے اعادے کا اصول اپنائیں۔

جواب: عملی کام۔

- کوئز پروگرام، آن لائن ایپ اور دستاویزی فلم سے استفادہ کرتے ہوئے تدریس کی کوشش کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں کے تعارف، فضائل، بنیادی مضامین اور اہم نکات پر مشتمل تفصیلی، مختصر اور کثیر الانتخابی سوالات کے امتحانی جا
کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے منتخب الفاظ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے۔

جواب: عملی کام۔

- طلبہ کو سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کے درج ذیل حصے کے بامحاورہ ترجمہ کے امتحانی جائزہ کے لیے تیار کیجیے:

1- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ، آیت 1 تا 7
2- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ، آیت 255
3- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ، آیت 275
4- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ، آیت 284 تا 286

جواب: عملی کام۔

کیا آپ جانتے ہیں!

قرآن مجید کی سب سے طویل آیت سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں ہے۔ آیت دین (قرض کے احکام والی آیت) سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی آیت 282 ہے اور ج
قرآن مجید کی سب سے لمبی آیت ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ قرآن کریم کی ترتیب کے اعتبار سے ہے:

(A) پہلی سورۃ (B) دوسری سورۃ
(C) تیسری سورۃ (D) آخری سورۃ

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ میں کل آیات ہیں:

(A) 283 (B) 284
(C) 285 (D) 286

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کا آغاز ہوتا ہے:

(A) حٰم سے (B) طٰہٰ سے
(C) الٓمّٓ سے (D) الٓرٰ سے

بنی اسرائیل کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا:

(A) بکری (B) گائے
(C) اُونٹ (D) مینڈھا

گائے کو عربی میں کہتے ہیں:

(A) فِیْلٌ (B) شَاۃٌ
(C) بَقَرَۃٌ (D) جَمَلٌ

ہجرت مدینہ کے موقع پر نازل ہوئی:

(A) سورۂ بقرہ (B) سورۂ آل عمران
(C) سورۂ نساء (D) سورۂ مائدہ

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو نہ بناؤ:

(A) ویران (B) اصطبل
(C) مویشی خانہ (D) قبرستان

قرآن مجید کی چوٹی ہے:

(A) سورۃ البقرہ (B) سورۃ آل عمران
(C) سورۃ النساء (D) سورۃ الانفال

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: ''وہ بہت بڑا عالم بن گیا جس نے علم حاصل کرلیا''

(A) سورۃ الاخلاص کا (B) پہلی سات سورتوں کا
(C) آخری سات سورتوں کا (D) آخری دس سورتوں کا

-10 رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی آخری دو آیات رات کو سونے سے پہلے پڑھ لیں:

(A) وہ عالم بن گیا (B) وہ سردار بن گیا

(C) وہ امیر ہو گیا (D) اس کے لیے کافی ہیں

-11 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سُوْرَةُ الْبَقَرَة سیکھی:

(A) 6 سال میں (B) 7 سال میں

(C) 8 سال میں (D) 9 سال میں

-12 تمام آیتوں کی سردار ہے:

(A) آیت تطہیر (B) آیت حجاب

(C) آیت الطلاق (D) آیت الکرسی

-13 آیت الکرسی سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی آیت ہے:

(A) 255 (B) 256

(C) 257 (D) 258

-14 سُوْرَةُ الْبَقَرَة کا مرکزی مضمون ہے:

(A) دنیوی زندگی (B) اخروی زندگی

(C) برزخی زندگی (D) ہدایت

-15 اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے کتابیں بھیجیں:

(A) فرشتوں کے ذریعے (B) جنوں کے ذریعے

(C) انبیاء علیہم السلام کے ذریعے (D) اسرافیل علیہ السلام کے ذریعے

-16 رسول اللہ ﷺ پر کتاب نازل ہوئی:

(A) تورات (B) زبور

(C) انجیل (D) قرآن مجید

-17 صاحب قرآن سے مراد ہے:

(A) حافظ قرآن (B) عالم قرآن

(C) رسول اللہ ﷺ (D) قرآن مجید

-18 سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے آغاز میں ذکر ہے:

(A) صرف توحید کا (B) صرف رسالت کا

(C) صرف آخرت کا (D) توحید، رسالت، آخرت کا

-19 سُوْرَةُ الْبَقَرَة کے آغاز میں ذکر ہے:

(A) صرف مومنین کا (B) صرف کفار کا

(C) صرف منافقین کا (D) مومن، کفار اور منافقین کا

-21 سُوْرَةُ الْبَقَرَة میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ کہا گیا ہے:

(A) رشوت کو (B) سود کو

(C) تکبر کو (D) شرک کو

-21 خود کشی جیسا گناہ کر بیٹھتے ہیں:

(A) حسد کرنے والے (B) سود لینے والے

(C) رشوت لینے والے (D) رشوت دینے والے

-22 ایمان کی اولین عملی شکل ہے:

(A) صبر (B) شکر

(C) روزہ (D) نماز

-23 اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جو:

(A) اللہ سے عہد کر کے توڑتے ہیں (B) قطع رحمی کرتے ہیں

(C) زمین میں فساد پھیلاتے ہیں (D) مذکورہ تمام

-24 شیطانی طریق عمل ہے:

(A) شرک کرنا (B) تکبر کرنا

(C) جھگڑا کرنا (D) چغلی کرنا

-25 انسان کی عظمت ہے:

(A) بڑائی کرنے میں (B) نیکی کرنے میں

(C) توبہ کرنے میں (D) تجارت کرنے میں

-26 مشکلات اور مصائب میں صبر اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا شیوہ ہے:

(A) ایمان والوں کا (B) کفار کا

(C) مشرکین کا (D) منافقین کا

-27 صاحب ایمان ہونے کی علامت ہے:

(A) رزق کی فکر (B) موت کی فکر

(C) دوسروں کی فکر (D) اہل و عیال کی فکر

-28 روزہ انسان میں پیدا کرتا ہے:

(A) خلوص (B) محبت

(C) تقویٰ (D) شجاعت

-29 ماہِ رمضان کی فضیلت کی وجہ ہے:

(A) اس میں روزے رکھتے ہیں (B) اس میں قرآن نازل ہوا

(C) اس میں لیلۃ القدر ہے (D) اس کے فوراً بعد عید الفطر مناتے ہیں

-30 ایمان کے کمال کی علامت یہ ہے کہ بندہ سب سے بڑھ کر محبت کرے:

(A) والدین سے (B) اولاد سے

(C) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (D) اللہ تعالیٰ سے

-31 جس قوم میں اجتماعی بزدلی آجائے وہ بچ نہیں سکتی:

(A) غربت و مفلسی سے (B) قحط سالی سے

(C) زوال اور ہلاکت سے (D) جہنم سے

-32 دین میں نہیں:

(A) جبر (B) چھوٹا

(C) بڑا (D) برتری

-33 نیکی ضائع ہو جاتی ہے:

(A) احسان جتانے سے (B) دکھاوا کرنے سے

(C) تکلیف پہنچانے سے (D) تینوں سے

-34 ہمیں تحریر میں لانے اور ان پر گواہ بنانے کی تلقین کی گئی ہے:

(A) عدل کے معاملات میں (B) مساوات کے معاملات میں

(C) قرض کے معاملات میں (D) خرید و فروخت کے معاملات میں

-35 اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے:

(A) انسان (B) حیوان

(C) فرشتہ (D) جن

-36 قرآن مجید کی طویل ترین سورتیں ہیں:

(A) 6 (B) 7

(C) 8 (D) 10

جوابات

(B) -1	(D) -2	(C) -3	(B) -4	(C) -5	(A) -6	(D) -7	(A) -8	(B) -9	(D) -10
(C) -11	(D) -12	(A) -13	(D) -14	(C) -15	(D) -16	(A) -17	(D) -18	(D) -19	(B) -20
(A) -21	(D) -22	(D) -23	(B) -24	(C) -25	(A) -26	(B) -27	(C) -28	(B) -29	(D) -30
(C) -31	(A) -32	(D) -33	(C) -34	(A) -35	(B) -36				

اضافی مختصر جوابی سوالات

-1 حروف مقطعات سے کیا مراد ہے؟

جواب: قرآن مجید میں سورتوں کے شروع میں کچھ ایسے حروف آئے ہیں جنھیں الگ الگ پڑھا جاتا ہے انھیں حروف مقطعات کہتے ہیں جیسے ''الم'' الف، لام اور میم پڑھتے ہیں۔ حروف مقطعات کا مطلب صرف اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جانتے ہیں۔

-2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ میں گائے کے واقعہ کی خاص حکمت کیا ہے؟

جواب: سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ میں گائے کے واقعہ کی خاص حکمت یہ ہے کہ اللہ انسانوں کے مرجانے کے بعد انھیں دوبارہ زندہ کرنے پر مکمل قدرت رکھتا ہے۔

-3 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کی کیا فضیلت سمجھی جاتی تھی؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں جو شخص سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کا عالم ہوتا تھا اُسے بہت عظیم اور لائق تکریم شمار کیا جاتا تھا۔

-4 سورۃ البقرہ کی دو فضیلتیں لکھیں۔

جواب: سورۃ البقرۃ کی دو فضیلتیں:

1- قرآن مجید کی سب سے طویل سورت ہے اس لیے اسے قرآن کی چوٹی کہا جاتا ہے۔

2- جس گھر میں اس کی تلاوت کی جائے اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

-5 آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق سورۃ البقرۃ کے پڑھنے کے فائدے کیا ہیں؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورۃ البقرہ پڑھا کرو اس کے پڑھنے میں برکت اور چھوڑنے میں حسرت اور بد نصیبی ہے اور اہل باطل (جادوگر، کاہن اور مکار) لوگوں کا اس پر بس نہیں چلتا۔

-6 سورۃ البقرۃ کے مضامین کی گہرائی اور وسعت کا اندازہ کیسے لگایا جاسکتا ہے؟

جواب: سورۃ البقرۃ کے مضامین کی گہرائی اور وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کو اس سورت کو مکمل طور پر سیکھنے میں بارہ سال لگے جب کہ ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سورت کو آٹھ سال میں اس کے تمام مضامین کے ساتھ سیکھا۔

-7 آیت الکرسی کا تعارف پیش کریں۔

جواب: آیت الکرسی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، معبودیت، کائنات کی بادشاہت اور قدرت کا ذکر ہے۔ یہ قرآن مجید کی بہت فضیلت والی اور سب آیتوں کی سردار آیت ہے۔

-8 آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: آیت الکرسی کے بارے میں رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اُسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روکے رکھتی ہے۔

-9 آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھنے کا کیا فائدہ بتایا ہے؟

جواب: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم بستر پر جانے لگو تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمھارے لیے ایک

محافظ مقرر رہے گا اور شیطان تمھارے قریب نہیں آسکے گا۔

10- قرآن سے ہدایت پانے والے لوگ کون ہیں اور ان کی صفات کیا ہیں؟

جواب: قرآن سے ہدایت پانے والے متقین لوگ ہیں اور ان کی صفات درج ذیل ہیں: (1) غیب پر ایمان رکھتے ہیں، (2) نماز قائم کرتے ہیں، (3) اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (4) تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں، (5) آخرت پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔

11- سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں سود کی مذمت کس انداز میں کی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں سود کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کے خلاف جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

12- سود کے چند نقصانات لکھیں۔

جواب: سود ایک ایسی معاشرتی بُرائی ہے جس کی وجہ سے معاشرہ غربت، سستی، فضول خرچی اور تنگ دلی کا شکار ہو جاتا ہے۔ سود کی وجہ سے امیر اور غریب کے درمیان فرق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ سود دینے والے مجبور لوگ کئی بار خودکشی جیسا بڑا گناہ کر بیٹھتے ہیں۔

13- اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو گمراہ کرتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑتے، قطع رحمی کرتے اور زمین پر فساد مچاتے ہیں۔

14- سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں شیطانی عمل کسے کہا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی اور تکبر کرنے کو شیطانی طرزِ عمل کہا گیا ہے۔

15- سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں انسان کی عظمت کیا بتائی گئی ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں انسان کی عظمت اس بات میں بتائی گئی ہے کہ اگر بھول یا خطا ہو جائے تو فوراً توبہ کر لی جائے۔

16- سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں ایمان والوں کا شیوہ کیا بتایا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں ایمان والوں کا شیوہ یہ بتایا گیا ہے کہ مشکلات اور مصائب میں وہ صبر اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں۔

17- سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں آپ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کے ادب و احترام کے بارے میں کس انداز سے کہا گیا ہے؟

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ میں آپ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کے ادب و احترام کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کا ادب و احترام ایمان کا اہم ترین تقاضا ہے۔ اس معاملے میں اس حد تک احتیاط لازم ہے کہ ایسے الفاظ بھی آپ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کے ذکرِ خیر کے لیے استعمال نہ کیے جائیں جن میں بے ادبی کا شائبہ موجود ہو۔

18- اہل کتاب کی آپ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کی رسالت کے انکار کرنے کی وجہ کیا تھی؟

جواب: اہل کتاب رسول اللہ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کو خوب پہچانتے تھے کہ آپ رسول برحق ہیں، لیکن حسد اور عناد کی وجہ سے جانتے بوجھتے ہوئے انھوں نے آپ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ﷺ کی رسالت کا انکار کیا۔

19- اللہ تعالیٰ کس بندے کو یاد رکھتا ہے؟

جواب: جو بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو یاد رکھتا ہے اور یہی بندے کی کامیابی ہے۔

20- دنیا پرست اور نیک بندے اللہ تعالیٰ سے کون سی دعائیں مانگتے ہیں؟

جواب: دنیا پرست صرف دنیاوی چیزوں کی دعائیں کرتے ہیں، وہ آخرت میں نعمتوں سے محروم ہوں گے، جب کہ نیک بندے دنیا میں بھلائی اور

آخرت میں بھلائی کی دعائیں مانگتے ہیں۔

21- سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی رُو سے انسان کو ثواب اور عذاب کیسے ملے گا؟

جواب: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ کی رُو سے انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ اُسے اپنے ارادے سے کیے گئے اچھے اعمال پر ثواب اور بُرے اعمال پر عذاب ملے گا۔

22- هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: (یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

23- وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور جو رزق ہم نے انھیں عطا کیا ہے اس میں سے وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

24- ترجمہ لکھیں: وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

جواب: ترجمہ: اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

25- أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: یہ لوگ اپنے ربّ کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔

26- وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

27- لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

28- ترجمہ تحریر کریں: وَأَمْرُهٗٓ إِلَى اللّٰهِ

جواب: ترجمہ: اور اُس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔

29- فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ: پھر جسے چاہے گا معاف فرما دے گا۔

30- وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: ترجمہ: اور انھوں نے کہا کہ ہم نے (احکام کو) سنا اور ہم نے (ان کی) اطاعت کی۔

31- ترجمہ تحریر کریں: رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ

جواب: ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم پر وہ (بوجھ) نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔